QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**

عقیدہ توحید الٰہی، رسالت اور معاد، ایک تحقیقی جائزہ:
" صحیح بخاری کی 'کتاب التوحید' کی روشنی میں "

The Doctrine of Divine Oneness (Tawhid), Prophethood, and the Hereafter: An Analytical Study.
"In the Light of the 'Book of Al-Tawhid' from Sahih al-Bukhari"

Dr Abdul Haq. [1]
Ayesha. [2]

ABSTRACT

*Imam Bukhari (may Allah have mercy on him) is counted among those towering figures who, through their writings and discourses, stood as an impenetrable barrier against deviant sects. Among his works, the most magnificent is *Sahih al-Bukhari*; within it, he refutes the Murji'ah sect in the *Kitab al-Iman* (Book of Faith) and the Jahmiyyah and Mu'tazilah sects in the *Kitab al-Tawhid* (Book of Divine Oneness). Notably, *Kitab al-Tawhid* is the section with which Imam Bukhari concluded *Sahih al-Bukhari*; beyond merely refuting deviant sects, he articulates the doctrines of Divine Oneness (Tawhid), Prophethood (Risalah), and the Hereafter (Ma'ad) in light of Quranic texts and Prophetic traditions that serve as evidence for these fundamental beliefs.*

Keywords: *Sahih Bukhari's. Kitabul Tawheed. The Doctrine of Divine Oneness (Tawhid). Prophethood. The Hereafter / Resurrection.*

تعارف موضوع

امام بخاریؒ کا شمار اُن قد آور شخصیات میں سے ہوتا ہے جس نے اپنی تصانیف و مضامین کے ذریعے سے فرق باطلہ کا راستہ روک کر اُن کے لیے سدِ سکندری بنے۔ امام بخاریؒ کی تصانیف میں سب سے عظیم الشان تصنیف " صحیح بخاری " ہے جس کی کتاب الایمان میں آپؒ نے فرقہ مرجئہ اور کتاب التوحید میں فرقہ جہمیہ و معتزلہ پر رد کیا ہے لیکن کتاب التوحید وہ کتاب ہے کہ جس پر امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کو ختم کیا ہے اور اسی کتاب التوحید میں فرقہ باطلہ پر رد کے علاوہ عقیدہ توحید و رسالت اور معاد (آخرت) کو قرآن و سنت کے اُن نصوص کی روشنی میں ذکر کیا ہے جن سے عقیدہ توحید و رسالت اور معاد یعنی آخرت کے ثبوت پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔[1]

فرضیہ تحقیق

i. مذہبی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے صحیح بخاری کی کتاب التوحید میں ذکر کردہ عقائد سے کس انداز میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔
ii. صحیح بخاری کی کتاب التوحید میں ذکر کردہ اصولوں کو بروئے کار لا کر بنیادی عقاید کی وضاحت و اشاعت میں مدد لی جا سکتی ہے یا نہیں۔

سابقہ لٹریچر کا جائزہ:

امام بخاریؒ کی صحیح بخاری پر بہت زیادہ کام ہو چکا ہے جن میں سے چند تحقیقی مضامین یعنی آرٹیکل مندرجہ ذیل ہیں:

i. "الجامع الصحیح میں امام بخاریؒ کی فقاہت تراجم ابواب کی روشنی میں" یہ عبد الغفار اور ہدایت علی رانا کا مشترکہ آرٹیکل ہے جو 'پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ' سے ۲۰۱۱ء کو شائع ہوا تھا۔
ii. "الجامع الصحیح کے تراجم ابواب میں امام بخاریؒ کا منہج و اسلوب" یہ بھی عبد الغفار کا آرٹیکل ہے جو 'القلم' سے جون ۲۰۱۱ء کو شائع ہوا تھا۔
iii. " صحیح بخاری میں امام بخاریؒ کے اصول حدیث: تحقیقی مطالعہ "عبد الغفار اور تنویر قاسم کا مشترکہ آرٹیکل ہے جو 'پاکستان جرنل آف اسلامک

[1] Lecturer of Islamiat, The Quaid-i-Azam College for Boys, Mardan.

[2] Master's in Islamic Studies – Wafaq-ul-Madaris Al-Arabia Pakistan, Multan

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**

ریسرچ' میں ۲۰۱۵ کو شائع ہوا تھا۔

iv. امام بخاریؒ کا فرقہ جہمیہ اور فرقہ معتزلہ کے بارے میں موقف " صحیح بخاری کی کتاب التوحید کی روشنی میں " عبدالحق اور ڈاکٹر گل زادہ کا مشترکہ آرٹیکل ہے جو Al-Misbah ریسرچ جرنل میں ۲۰۲۲ء کو شائع ہوا تھا۔

لیکن صحیح بخاری کی کتاب التوحید پر بنیادی عقائد (توحید، نبوت ورسالت، معاد وآخرت) کے اعتبار سے اب تک کام نہیں ہوا ہے اِس وجہ سے یہ تحقیقی کام ذیل میں پیش کیا جائے گا۔

صحیح بخاری کی کتاب التوحید کا تعارف:

امام ابو القاسم تمیمیؒ کتاب الحجۃ میں فرماتے ہیں:

"توحید مصدر ہے باب تفعیل سے اور "وَحَّدْتُ اللَّهَ" کا معنی ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کو ذات اور صفات کے ساتھ ایسا تنہا اور ایک یقین کیا کہ نہ اُس جیسا کوئی ہے نہ ہو سکتا ہے"[2]

کتاب التوحید کل ۵۸ ابواب پر مشتمل ہے، جن میں پندرہ ابواب کے عنوانات قرآنی آیات ہے اور باقی ابواب کے عنوانات کسی حدیث کا ٹکڑا، یا ذاتی وانفرادی رائے پر مشتمل الفاظ ہیں۔

علم کلام سے متعلقہ اکثر مباحث کو امام بخاریؒ نے "کتاب التوحید" میں جمع کیا ہے، جس سے امام بخاریؒ کا مطمح نظر باری تعالی کا تعارف کرنا ہے اس وجہ سے کتاب کا نام "کتاب التوحید" رکھا ہے۔[3]

علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ بعض نسخوں میں اس کتاب کا عنوان یوں درج ہے: "كتاب التوحيد ورد الجهميه"[4]

علم کلام کا محور:

علم کلام ایک وسیع فن ہے جس کا دائرہ کار مبدأ سے معاد تک بلکہ بعد المعاد کے مباحث تک وسیع ہے۔ علم کلام کے بعض اہم ترین مباحث امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح کے دوسرے کتب میں ذکر کیے ہیں، لیکن علم کلام کا محور بنیادی طور پر تین قسم کے عقاید ہیں:

1) توحید۔
2) نبوت ورسالت۔
3) معاد وآخرت۔

یہ تینوں مباحث علم کلام کے اصل الاصول اور امہات ہیں، جن کی وضاحت ذیل میں امام بخاریؒ کے صحیح بخاری کی روشنی میں ذکر کی جاتی ہیں۔

عقیدہ توحید:

عقیدہ توحید کو امام بخاریؒ نے صراحتاً ذکر کیا ہے اور پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ صحیح بخاری کی آخری جزء کو کتاب التوحید کے نام سے موسوم کر کے توحید کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔

کتاب التوحید میں پہلی باب کا عنوان یوں باندھتے ہیں:

"باب ما جاء فی دعاءالنبی ﷺ امته الی توحید الله تبارکت اسمائه وتعالی جده"[5]

کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے بندوں کو اللہ تعالی کی توحید کی طرف بلا کر اپنی فرض منصبی کو پورا کیا ہے۔

دوسرے باب کا عنوان:

"باب قول الله تعالی:قل ادعو الله او ادعوا الرحمٰن أياما تدعوا فله الاسماء الحسنی" [6]

سے بھی اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں، کہ اسماء کے تعدد سے نکتہ توحید پر کوئی حرف نہیں پڑتا۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**

توحید فی الصفات:

امام بخاریؒ نے مباحث توحید کے ضمن میں صفات باری تعالی بھی ذکر کیے ہیں، کہ جس طرح توحید فی الذات ضروری ہیں اسی طرح توحید فی الصفات بھی ایمان کا جزءلاینفک ہے، اس لیے اس کے بعد رب کائنات کے ساتھ جن صفات میں شریک ٹھہرائے جاتے ہیں، ان تمام صفات کا باری تعالیٰ کے لیے خاص ہونا ذکر کیا ہے۔

تخلیق ارض وسماء:

صفت تخلیق کے متعلق باب باندھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"باب قول الله تعالى وهو الذى خلق السموٰت والارض بالحق"[7]

آیت کریمہ سے باب کو موسوم کرکے یہ حقیقت واضح کی ہے کہ صفت تخلیق بھی ذات باری تعالیٰ کے لیے خاص ہے اور حقیقت میں آسمان وزمین کی پیدائش ذات باری تعالیٰ کی قدرت کی عظیم شاہ کار ہے کیونکہ اس ذات کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں جو اس طرح عظیم اجسام کے خلقت پر قادر ہو۔

تخلیق کائنات:

علم کلام کا ایک اہم مبحث تخلیق کائنات کا نکتہ آغاز ہے۔صفت تخلیق سے متعلق باب کا عنوان یوں لگایا ہے:

"وهو الذى يبدء الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه"[8] (الروم ٢٧)

اور پہلی روایت عمران بن حصینؓ سے منقول ہے:حدیث کی پوری تفصیل الگ موضوع ہے،لیکن امام بخاریؒ"يحدث بدءالخلق والعرش" سے ابتدائے مخلوق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کے حادث ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

اسی باب میں بعد والی حدیث میں اور بھی زیادہ صراحت ہے،انہی عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نے ہمیں کہا کہ آپ سے پہلے بنو تمیم والے آئے لیکن انہوں نے ابتدائے کائنات کے متعلق مسئلہ کو اہمیت نہیں دی، اے اہل یمن تم قبول کرو اور خوشخبری پاؤ(اس پر ایمان لاکر عقیدہ صحیحہ کے انعام میں اخروی جزاء کا ذکر ہے)تو آگے سے عمران بن حصینؓ نے خود کہا:

"جئنا لنسئلک عن هذا الامر" [9]

"ہم تو اسی مسئلہ کے پوچھنے کے لیے آئے ہیں۔"

علامہ کشمیریؒ نے کاف حرف خطاب کے بغیر صرف "جئنا" کے صیغہ سے یہ جملہ نقل کیا ہے۔[10]

تو حضور ﷺ نے فرمایا:

"كان الله ولم يكن شيئ غيره"

کتاب التوحید میں "ولم يكن شيئ قبله" کے الفاظ ہیں۔[11]

امام بخاریؒ نے چار جگہ یہ روایت نقل کی ہے۔

باب ما جاء فى قول الله تعالى:وهو الذى يبدء الخلق ثم يعيده
باب وفد بنى تميم [12]
باب قدوم الاشعريين واهل اليمن[13]
باب قوله تعالى:وكان عرشه على الماء(هود،٧)وهورب العرش العظيم(التوبة،١٢٩) [14]

لیکن چار جگہوں میں کہیں بھی "ولم يكن معه شيئ" کے الفاظ نہیں، جبکہ الرویانی کی مسند میں "كان الله ولم يكن شيئ غيره" کے الفاظ ہیں۔[15]

لہذا تمام مرویات اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ ذات باری تعالیٰ تمام کائنات کا خالق ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب اس کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں تھا۔

عرش الٰہی کو خالق ماننے والوں پر رد:

امام بخاریؒ نے کتاب التوحید میں

باب قوله تعالى:وكان عرشه على الماء(هود،٧)وهورب العرش العظيم(التوبة،١٢٩)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**

کے تحت یہ روایت بھی نقل کی ہے:

"قیامت کے دن میں اور حضرت موسی علیہ السلام عرش کے پائے پکڑے ہوں گے "[16]

یعنی کہ عرش اس دن بھی قائم ہو گا لیکن ابتداء عرش کی بھی ہے کہ حدوث عرش پر دلائل قائم کیے ہیں۔

ساتھ ساتھ ان لوگوں کے باطل عقائد پر بھی رد ہے جو عرش کو ہی خالق سمجھتے تھے۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

"لدفع توهم من قال أن العرش هو الخالق الصانع" [17]

کیونکہ جس کی ابتداء ہو وہ خود خدا نہیں بن سکتا اور جو خدا ہو اس کی ابتداء نہیں ہو سکتی اور نہ وہ عرش کا محتاج ہے:

"وقدكان الله فى اولية وحده ولاعرش معه" [18]

کہ اللہ تعالیٰ موجود تھا لیکن عرش الٰہی کا کوئی وجود نہیں تھا لہذا ہر لحاظ سے ذات باری تعالیٰ کے لیے توحید ثابت ہے۔

نبوت ورسالت:

علم کلام کے بنیادی مباحث میں دوسرا مسئلہ نبوت ورسالت کا ہے جس کو امام بخاریؒ نے کتاب التوحید میں اجمالاً ذکر کیا ہے۔

پہلے باب کے عنوان میں ضرورت نبوت کی طرف اشارہ کیا ہے:

"باب ما جآء فى دعآء النبى ﷺ أمته الى توحيد الله تعالى تباركت اسمائه وتعالى جده" [19]

عنوان باب سے اشارہ ہے کہ توحید کی معرفت، امت کو حضور ﷺ کے طفیل نصیب ہوئی ہے اور توحید تب توحید کہلا سکتا ہے کہ جب وہ انبیاء کے عطا کردہ اصولوں وضوابط کے مطابق ہوں یہاں تک کہ طاعات میں بھی اگر پیغام سنت کے خلاف عمل ہو تو وہ مقبول نہیں۔

فرماتے ہیں:

"باب اذ اجتهد العامل (العالم) او الحاكم بأخطا خلاف الرسول من غير علم فحكمه مردود" [20]

علامہ ابن حجرؒ کے بقول اس عنوان میں فأخطا کے بعد "و قال" محذوف ہے، یعنی پورا جملہ یوں ہے:

"فأخطا وقال بخلاف الرسول" [21]

اگر علامہ ابن حجرؒ کے محذوف عبارت کو تسلیم نہ کیا جائے تو عبارت کا پورا مطلب بگڑ جاتا ہے، کیونکہ اگر غلطی میں بھی نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف کوئی کام صادر ہو جائے تو امام بخاریؒ کے نزدیک بھی وہ شخص مأخوذ نہیں۔

اس عنوان کے بعد یہ روایت نقل کیا ہے:

"لقول النبى ﷺ من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد"

علامہ ابن الملقنؒ[22] اپنی مشہور شرح "التوضیح لشرح الجامع الصحیح" میں اس عنوان کا مقصد یوں نقل کرتے ہیں:

"قد تقدم هذا الباب فى كتاب الاحكام وسلف هذا التعليق مسندا و وجه دخوله هنا أن الواجب على من حكم بغير السنة جهلا وغلطا ثم تبين له أن سنة الرسول خلاف حكمه فان الواجب عليه الرجوع اى حكم السنة وترك ما خالفها (امتثالا) لامره تعالى بوجوب طاعته وطاعة رسوله أن لايحكم بخلاف سننه" وهذا هو نفس الاعتصام بالسنة" [23]

بلکل یہی عبارت علامہ عینیؒ نے بھی نقل کی ہے۔[24]

شراح بخاری میں اس باب کا یہ مقصد عالی علامہ کرمانیؒ نے بھی نقل کیا ہے[25] اور اسی سے علامہ عینیؒ اور ابن الملقنؒ نے نقل کیا ہے۔ علامہ عینیؒ نے کرمانیؒ کا حوالہ دیا ہے جبکہ ابن الملقنؒ نے کرمانیؒ کا حوالہ دیئے بغیر ہی عبارت نقل کیا ہے۔

اسی طرح باب ۳۳:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**

"باب كلام الرب مع جبرئيل ونداء الله الملٰئكة"[26]

باب ۳۶:

"باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الانبياء وغيرهم" [27]

دونوں ابواب میں مسئلہ نبوت کے ضمن کلام باری تعالیٰ حضرت جبرائیلؑ اور باقی فرشتوں کے ساتھ، کلام باری تعالیٰ انبیاء کرام کے ساتھ بیان کیا ہے۔

معاد یعنی آخرت:

علم کلام کا ایک اہم مسئلہ "معاد" بھی ہے امام بخاریؒ مسئلہ معاد کی طرف بھی اشارہ کیا ہے:

"باب قول الله تعالى:وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناضرة"

اس باب میں معاد کے انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس دن سب سے بڑی نعمت ذات باری تعالیٰ کی دیدار مبارک ہو گی۔

اس باب میں چوتھے نمبر پر یہ حدیث نقل کیا ہے:

"فيدخلون الجنة فيقول اهل الجنة: هؤلاء عتقاء الرحمٰن ادخلهم الجنة بغير عمل عملوه ولاخير قدموه فيقال لهم: لكم ما رأيتم ومثله معه" [28]

پھر باب نمبر ۴ میں یہ عنوان:

"باب قوله تعالى: وما كنتم تسترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم ولٰكن ظننتم ان الله لا يعلم كثيرا مما تعملون"(فصلت:۲۲)

قائم کر کے آخرت کے پکڑ کی طرف اشارہ کیا، کہ اللہ تعالیٰ نیات جیسے خفیہ اور رازہائے سینہ سے بھی واقف ہے اور جو باتیں تم اپنے گمان کے مطابق خفیہ سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے بھی واقف ہے اور ان کا حساب لینے والا ہے حدیث باب میں اس آیت کے شان نزول کا واقعہ ذکر کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

فرماتے ہیں:

"دو قریشی اور ایک ثقفی (بنو ثقیف کا فرد) یا دو ثقفی اور ایک قریشی بیت اللہ شریف کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپس میں باتیں کرتے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے، دوسرے نے کہا تیز بولو تو سنتا ہے آہستہ بولو تو نہیں سنتا، دوسرے نے کہا اگر تیز باتوں کو سنتا ہے تو پھر خفیہ باتوں کو بھی سنتا ہو گا، انہی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل فرمائی" [29]

اور ان خیالات کی تردید کی، آیت مبارکہ کا آخری حصہ اسی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی باب کی آخری روایت بلکہ پورے صحیح بخاری کی آخری باب اور حدیث (جو کہ میزان عدل و قیامت کا منظر بیان کر رہی ہیں) میں آخرت کا پورا نقشہ ذکر کیا۔

خلاصہ:

یوں علم کلام کے تینوں اہم مباحث توحید، رسالت و نبوت اور معاد (آخرت) کو امام بخاریؒ نے کتاب التوحید میں ذکر کیا ہے اور تینوں بنیادی مباحث کے ضمن میں ان کی مختصر تقسیم اس طرح کی ہے کہ توحید کے ضمن میں صفات باری تعالیٰ ، رسالت کے ضمن میں جبرئیل اَمین اور تمام فرشتوں کے ساتھ اللہ کے کلام کا ذکر اور معاد (آخرت) کے ضمن میں جزا و سزا عقاب و انعام کے مباحث کو بھی بیان کیا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

---

[1] غنیمان، عبد اللہ بن محمد، شرح کتاب التوحید من صحیح البخاری، مکتبۃ الدار، مدینہ منورہ، ط ۱، ۱۴۰۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۔

[2] عسقلانی، اَحمد بن علی بن حجر، اَبو الفضل، الشافعی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۷۹ھ، ج ۱۳، ص ۳۴۴۔

[3] عسقلانی، اَحمد بن علی بن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳، ص ۳۴۴۔

[4] کرمانی، محمد بن یوسف، شمس الدین، الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری، دار اِحیاء التراث، بیروت، ط ۲، ۱۴۰۱ھ، ج ۲۵، ص ۹۵۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**

[5] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، الطاف اینڈ سنز کراچی، ۲۰۰۸ء، ج۴ص۲۰۶۶۔

[6] ایضاً، ج۴، ص۲۰۶۷۔

[7] ایضاً، ج۴ص۲۰۷۰

[8] ایضاً، ج۴ص۱۰۵

[9] ایضاً، ج۴ص۱۰۵

[10] العینی، أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين، المتوفى ۸۵۵، عمدة القارى شرح صحيح البخاري، دار إحياء التراث، بيروت، ج۱۵ص۱۰۸

[11] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، ج۹ص۱۲۴

[12] ایضاً، ج۵ص۱۶۸

[13] ایضاً، ج۵ص۱۷۳

[14] ایضاً، ج۵ص۱۲۴

[15] الرویانی، ابو بکر محمد بن هارون الرویانی، المتوفی ۳۰۷ھ، مسند الرویانی، مؤسسۃ القرطبۃ، قاہرہ، ۱۴۱۶ھ، ج۱ص۱۱۷

[16] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، ج۹ص۱۲۴

[17] العینی، أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين، المتوفى ۸۵۵، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، دار إحياء التراث، بيروت، ج۲۵ص۱۱۲

[18] العینی، أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين، المتوفى ۸۵۵، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، دار إحياء التراث، بيروت، ج۲۵ص۱۱۲

[19] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، ج۹ص۱۱۴

[20] ایضاً، ج۹ص۱۰۷

[21] العسقلانی، احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی، فتح الباری، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۷۹ھ، ج۱۳ص۳۱۷

[22] ابن الملقن، سراج الدین، ابو حفص عمر بن علی ابن النحوی (ولادت: ۷۲۳ھ، وفات: ۸۰۴ھ) ولادت ووفات قاھرہ میں ہوئی ہے۔ ایک سال کی عمر تھی کہ والد کا انتقال ہو گیا، والدہ نے عیسیٰ مغربی سے نکاح کر لیا جو مکتب میں پڑھاتے تھے (لقن القرآن کے معنی ہیں بچوں کو قرآن پاک کا ناظرہ پڑھانا) ان کے گھر میں پرورش پائی، اس لئے ابن الملقن سے مشہور ہوئے مگر یہ عرف آپکو ناپسند تھا وہ ابن النحوی کہلانا پسند کرتے تھے آپکی تقریبا تین سو تصانیف ہیں۔ چند یہ ہیں: اکمال تھذیب الکمال، التذکرۃ فی علوم الحدیث، التوضیح لشرح الجامع الصحیح، شرح زوائد مسلم علی البخاری "سیر اعلام النبلاء، ج۵ص۵۷"

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: **03 Issue** No: **01 (2026)**

[23] ابن الملقنؒ، سراج الدین أبی حفص الانصاری الشافعی، التوضیح لشرح الجامع الصحیح، غراس للنشر والتوزیع، ط۱، ۱۴۳۱ھ، ج۳۳ ص ۱۳۲

[24] العینی، أبو محمد محمود بن أحمد بن موسی بن أحمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین، المتوفی ۸۵۵، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار احیاء التراث، بیروت، ج۲۵ ص ۶۵

[25] الکرمانی، محمد بن یوسف بن علی بن الکرمانی، المتوفی ۷۸۶ھ، الکوکب الدراری فی شرح صحیح البخاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۰۱ھ، ج۲۵ ص ۷۶

[26] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، ج۹ ص ۱۴۲

[27] ایضاً، ج۹ ص ۱۵۱

[28] ایضاً، ج۹ ص ۱۲۷

[29] ایضاً، ج۹ ص ۲۱۷